49042 ـ عشره ذوالحجہ كي فضيلت كے متعلق سوال

سوال

كيا ماہ ذوالحجہ كے پہلے دس دنوں كو دوسرے سب ايام پر فضيلت حاصل ہے ؟
اور ان دس دنوں ميں كونسے ايسے اعمال صالحہ ہيں جو كثرت سے كرنا مستحب ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اطاقت وفرمانبردارى كے موسموں ميں سے ماہ ذوالحجہ كے پہلے دس يوم بھي ہيں جنہيں اللہ تعالى نے باقى سب ايام پر فضيلت دى ہے:

ابن عباس رضي اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ان دس دنوں ميں كيے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالى كوسب سے زيادہ محبوب ہيں ، صحابہ نے عرض كى اللہ تعالى كے راستے ميں جہاد بھى نہيں !! تورسول اكرم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : اورجہاد فى سبيل اللہ بھى نہيں ، ليكن وہ شخص جواپنا مال اورجان لے كر نكلے اوركچھ بھى واپس نہ لائے " صحيح بخارى (2 / 457)

اور ايك دوسرى حديث ميں ہے ابن عباس رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عشرہ ذى الحجہ ميں كيے گئے عمل سے زيادہ پاكيزہ اورزيادہ اجروالا عمل كوئي نہيں ، آپ صلى اللہ عليہ وسلم سے كہا گيا كہ نہ ہى اللہ تعالى كے راستے ميں جہاد كرنا ؟ تورسول اكرم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : اورنہ ہى اللہ تعالى كے راستے ميں جہاد كرنا " سنن دارمى (1 / 357) اس كى سند حسن ہے ديكھيں الارواء الغليل (3 / 398) ۔

مندرجہ بالا اوراس كے علاوہ دوسرى نصوص اس پردلالت كرتى ہيں كہ ذوالحجہ كے پہلے دس دن باقى سال كے سب ايام سے بہتر اورافضل ہيں اوراس ميں كسى بھى قسم كا كوئي استثناء نہيں حتى كہ رمضان المبارک كا آخرى عشرہ بھى نہيں ، ليكن رمضان المبارک كے آخرى عشرہ كى دس راتيں ان ايام سے بہتر اورافضل ہيں كيونكہ ان ميں ليلۃ القدر شامل ہے ، اورليلۃ القدر ايک ہزار راتوں سے افضل ہے ، تواس طرح سب دلائل ميں جمع ہوتا ہے ۔ديكھيں : تفسير ابن كثير (5 / 412) ۔

لهذا مسلمان شخص کو چاہئے کہ وہ ان دس دنوں کي ابتدا اللہ تعالی کے سامنے سچی اور پکی توبہ کے ساتھ کرے اور پھر عمومی طور پر کثرت سے اعمال صالحہ کرے اور پھر خاص کر مندرجہ ذیل اعمال کا خیال کرتے ہوئے انہیں انجام دے:

1 – روزے ۔

مسلمان شخص کےلیے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس ایام میں اعمال صالحہ کرنے پرابھارا ہے اور روزہ رکھنا اعمال صالحہ میں سے سب سے افضل اوراعلی کام ہے ، اوراللہ تعالی نے روزہ اپنے لیے چنا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(ابن آدم کے سارے کے سارے اعمال اس کے اپنے لیے ہیں لیکن روزہ نہیں کیونکہ وہ میرے لیے ہے اورمیں ہی اس کا اجروثواب دونگا) ، صحیح بخاری حدیث نمبر (1805) ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نو ذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے ، ھنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اوروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے بیان کیا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ اوریوم عاشوراء اورہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے ، مہینہ کے پہلے سوموار اوردو جمعراتوں کے ۔

سنن نسائي (4 / 205) سنن ابوداود ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (2 / 462) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

2 ـ تکبیریں، الحمد اللہ اور سبحان اللہ کثرت سے کہنا :

ان دس ایام میں مساجد ، راستوں اورگھروں اورہر جگہ جہاں اللہ تعالی کا ذکر کرنا جائز ہے وہیں اونچی آواز سے تکبیریں اورلاالہ الااللہ ، اورالحمدللہ کہنا چاہیے تا کہ اللہ تعالی کی عبادت کا اظہار اوراللہ تعالی کی تعظیم کا اعلان ہو ۔ مرد تواونچي آواز سے کہیں گے لیکن عورتیں پست آواز میں ہی کہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اپنے فائدے حاصل کرنے کوآجائیں ، اوران مقرردنوں میں ان چوپایوں پراللہ تعالی کانام یاد کریں جوپالتوہیں الحج (28) ۔

جمہورعلماء کرام کا کہنا ہے کہ معلوم دنوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں کیونکہ ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ایام معلومات سے مراد دس دن ہیں ۔

عبد اللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کے ہاں ان دس دنوں سے عظیم کوئی دن نہیں اور ان دس ایام میں کئے جانے والے اعمال سے زیادہ کوئي عمل محبوب نہیں، لھذا لاالہ الا اللہ، اور سبحان اللہ ، اور تکبیریں کثرت سے پڑھا کرو" اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کي سند کو احمد شاکر رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے: دیکھیں: مسند احمد (7/ 224) .

اورتکبیر کے الفاظ یہ ہیں :

الله أكبر ، الله أكبر لا إله إلا الله ، والله أكبر ولله الحمد

اللہ بہت بڑاہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ تعالی کےعلاوہ کوئي معبود برحق نہیں ، اوراللہ بہت بڑا ہے ، اوراللہ تعالی ہی کی تعریفات ہیں ۔

اس کےعلاوہ بھی تکبیریں ہیں ۔

یہاں ایک بات کہنا چاہیں گے کہ موجود دورمیں تکبریں کہنے کی سنت کوترک کیا جاچکا ہے اورخاص کران دس دنوں کی ابتداء میں توسننے میں نہیں آتی کسی نادر شخص سے سننے میں آئیں گیں ، اس لیے ضروری ہے کہ تکبیروں کواونچی آواز میں کہا جائے تاکہ سنت زندہ ہوسکے اورغافل لوگوں کوبھی اس سے یاد دہانی ہو۔

ابن عمر اور ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہما کے بارہ میں ثابت ہے کہ وہ دونوں ان دس ایام میں بازاروں میں نکل کر اونچی آواز کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے تھے اورلوگ بھی ان کی تکبیروں کی وجہ سے تکبیریں کہا کرتے تھے ، اس کا مقصد اورمراد یہ ہے کہ لوگوں کوتکبریں کہنا یاد آئیں اور ہرایک اپنی جگہ پراکیلے ہی تکبریں کہنا شروع کردے ، اس سے یہ مراد نہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہوکر بیک آواز تکبیریں کہیں کیونکہ ایسا کرنا مشروع نہیں ہے

اورجس سنت کوچھوڑا جاچکا ہویا پھر وہ تقریبا چھوڑی جارہی ہو تواس پرعمل کرنا بہت ہی عظیم اجروثواب پایا جاتا ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اس پردلالت کرتا ہے :

(جس نے بھی میری مرد سنت کوزندہ کیا اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اوران دونوں کے اجروثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگي) اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے : دیکھیں سنن ترمذي (7 / 443) یہ حدیث اپنے شواھد کے ساتھ حسن درجہ تک پہنچتی ہے ۔

3 ۔ حج وعمرہ کی ادائیگي :

ان دس دنوں میں جوسب سے افضل اوراعلی کام ہے وہ بیت اللہ کاحج وعمرہ کرنا ہے ، لھذا جسے بھی اللہ تعالی

اسے اپنے گھرکا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اوراس نے مطلوبہ طریقہ سے حج کے اعمال ادا کیے توان شاء اللہ اسے بھی اس کا حصہ ملے گا جونبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

(حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئي اجروثواب نہیں) ۔

4 ۔ قربانی :

عشرہ ذی الحجہ کے اعمال صالحہ میں قربانی کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا بھی شامل ہے کہ قربانی کی جائے اوراللہ تعالی کےراستے میں مال خرچ کیا جائے ۔

لهذا ہمیں ان فضیلت والے ایام سے فائدہ اٹھانا چاہئے یہ ہمارے لئے بہترین اور سنہري موقع ہے، قبل اس کے کہ ہم اپنی کوتاہی پر نادم ہوں، اور قبل اس کے کہ ہم واپس دنیا میں آنے کا سوال کریں لیکن اس کي شنوائی نہ ہو.

واللہ اعلم .